

بدعتی

کے پیچھے

نماز کا حکم



حافظ اذہر علی دینی

مکتبہ الحدیث

www.ircpk.com

فہرست

صفحہ نمبر

عنوان

پیش لفظ

بدعت کی اقسام

محدث سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ کا فتویٰ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتویٰ

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کا فتویٰ

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ کا فتویٰ

امام بخاری رحمہ اللہ کا فتویٰ

امام زہیر بن البابی رحمہ اللہ کا فتویٰ

امام قوام السنہ رحمہ اللہ کا فتویٰ

بدعتی کے بارے میں فرمان رسول ﷺ

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بدعت اور بدعتی سے بیزاری

دیوبندیوں کے چند خطرناک عقائد

وحدة الوجود

شرکیہ عقائد

جہمیہ اور مرجئیہ کی موافقت

اکابر پرستی اور غلو

گستاخیاں
اندھی تقلید
اہل الحدیث سے بغض
ختم نبوت پر ڈاکہ
گمراہی کی طرف اعلانیہ دعوت
انکارِ حدیث
نماز کی خلاف سنت
قرآن و حدیث کی غلط تاویلیں اور تحریفات

پیش لفظ

اسلام میں نماز کو انتہائی اہم مقام حاصل ہے جب کوئی شخص توحید و رسالت کا اقرار کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہوتا ہے تو اس پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض ہو جاتی ہیں، اسلام میں اس بات کا کوئی تصور بھی نہیں کہ کوئی شخص مسلم ہونے کا دعویٰ دار ہو اور وہ نماز ادا نہ کرتا ہو، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں منافقین اپنے نفاق کو چھپانے کے لئے نماز کو باجماعت ادا کیا کرتے تھے، اسلام میں جہاں نماز کی اس قدر اہمیت ہے وہاں اسے سنت رسول ﷺ کے مطابق ادا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ خلاف سنت کوئی عمل اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

”من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد“

جس کسی نے ایسا عمل کیا کہ جس کا حکم ہم نے نہیں دیا اس کا وہ عمل مردود ہے۔ (صحیح مسلم ۱۷۱۸)

اسی طرح نماز بھی اس شخص کی اقتدا میں ادا کرنا ضروری ہے جو عامل بالسنة، ہو امام کے عقائد و نظریات اور اعمال قرآن و حدیث سے متصادم ہوں تو ایسا شخص سرے سے امامت کا اہل ہی نہیں، اس مسئلہ پر تمام اہل السنہ اور اہل الحدیث (کے جمہور) علماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی بدعقیدہ اور بدعتی شخص نماز پڑھا رہا ہو تو اس کی اقتداء میں نماز ادا نہیں ہوگی۔ بدعتی سے مراد جھمیہ، خارجیہ، معتزلہ، روافض، مرجئہ وغیرہ ہیں، اور جو شخص عقائد میں ان فرقوں میں سے کسی کے ساتھ موافقت رکھتا ہے تو وہ بھی انہیں میں داخل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

المرء مع من أحب

آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے (بخاری)

اور اس کے پیچھے بھی نماز کا وہی حکم ہے کہ جو ان باطل فرقوں کا ہے۔

استاد محترم جناب حافظ ابوطاہر زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ نے کافی محنت اور عرق ریزی سے ایسے حوالہ جات اکٹھے کئے جن سے انہوں نے ثابت کیا کہ اہل البدعہ کی اقتداء میں نماز نہیں ہوتی، اسی طرح انہوں نے موجودہ دور کے مقلد فرقہ دیوبندیہ کے باطل عقائد و نظریات کو بھی دلائل کے ساتھ واضح کیا ہے اور ثابت کیا ہے کہ ان حضرات کے عقائد اور نظریات بھی ان باطل فرقوں کی طرح ہیں بلکہ انہوں نے مختلف باطل فرقوں کے عقائد و نظریات کو اپنا (کر چوں چوں کا مربہ بنا) رکھا ہے جس کی وجہ سے تمام باطل فرقوں کے عقائد اس فرقہ کے نظریات میں شامل ہو گئے۔ موصوف نے اس موضوع پر ایک دوسری کتاب ”اکاذیب آل دیوبند“ کے نام سے ترتیب دے رکھی ہے جو عنقریب منظر عام پر آنے والی ہے (ان شاء اللہ) موصوف بلاشبہ موجودہ دور میں سلف کا ایک نمونہ ہیں اور قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ وہ عمل سلف صالحین پر عمل پیرا ہیں۔

اللہ تعالیٰ موصوف کو طویل عمر اور صحت کاملہ عطاء فرمائے اور تمام طرح کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور فرمائے تاکہ قرآن و حدیث کی تحقیق پر جو کام انہوں نے شروع کر رکھا ہے وہ پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ آمین یا رب العالمین

کتبہ: ابو جابر عبد اللہ دامانوی ۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

سوال: کیا دیوبندی عقیدے والے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے؟

(ذوالفقار بن ابراہیم الاثری متعلم الجامعة الاسلامیہ، مدینہ منورہ)

الجواب:

الحمد لله رب العالمين ، والصلوة والسلام على رسوله الامين ، أما بعد :

دین اسلام کے ارکان خمسہ میں سے دوسرا بنیادی رکن: الصلوٰۃ (نماز) ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو (سورۃ البقرہ: ۴۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فأخبرهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في يومهم وليلتهم

پس انھیں خبر دے دو کہ بیشک اللہ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں

(صحیح البخاری: ۲۷۳۷ صحیح مسلم: ۹۱/۳۱)

یہ پانچوں نمازیں باجماعت امام کے پیچھے پڑھنی چاہئیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

آدمی سے کہا:

هل تسمع النداء بالصلوة ؟

کیا تو نماز کی اذان سنتا ہے؟

اس آدمی نے کہا: جی ہاں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿فأجب﴾

پس اس کا جواب دے (یعنی نماز مسجد میں امام کے ساتھ پڑھ)

(صحیح مسلم: ۶۵۳ و ترمذی: ۱۲۸۶)

اس حکم اور دیگر دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ (صحیح العقیدہ) امام کے پیچھے نماز باجماعت پڑھنا لازمی ہے الا یہ کہ عذر شرعی ہو۔

اگر امام صحیح العقیدہ نہ ہو، بدعتی ہو تو اس کے بارے میں مسئلہ ذرا تفصیل طلب ہے۔
بدعت کی اقسام
بدعت کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

۱: بدعتِ صغریٰ مثلاً تشیع المتقدّمین [کتشیع عبدالرزاق بن ہمام وغیرہ]

۲: بدعتِ کبریٰ [کالرفض] دیکھئے میزان الاعتدال ج ۱ ص ۵۳، وھدی الساری ص ۴۵۹

بدعتِ صغریٰ والے کی روایت مقبول ہے بشرطیکہ وہ ثقہ و صدوق ہو۔
بدعتِ کبریٰ کی دو قسمیں ہیں۔

۱: بدعتِ مفسدہ [کبدعة الخوارج وغیرہم]

(دیکھئے فتح الباری ج ۱ ص ۳۶۶ وھدی الساری ص ۳۸۵)

۲: بدعتِ مکفرہ [کبدعة الجہمیۃ وغیرہم]

اگر بدعتِ مکفرہ ہو تو ایسے شخص کی روایت مردود ہوتی ہے۔

(دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر ص ۸۳ نو: ۲۳)

محدث سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ کا فتویٰ:

مشہور ثقہ محدث سلام بن ابی مطیع رحمہ اللہ نے فرمایا:

”الجهمیۃ کفار لا یصلی خلفہم“

جہمیہ کفار ہیں۔ اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

(مسائل احمد روایت ابی داؤد ص ۲۶۸، السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۹، شرح السنۃ للاکائی ج ۲ ص ۳۲۱ ح ۵۱۷)

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ زھیر بن نعیم البابی کو عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور ابن حبان (الثقات ۸/۲۵۶) نے

ثقہ قرار دیا ہے۔ واللہ

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتویٰ:

امام اہل سنت احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے اہل البدع کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:

“ لا یصلی خلفہم مثل الجہمیۃ والمعتزلۃ ”

جہمیۃ اور معتزلہ جیسوں کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

(کتاب السنۃ لعبد اللہ بن أحمد بن حنبل ج ۱ ص ۱۰۳ فقرہ: ۶)

صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ: ”قلت: من خاف أن یصلی خلف من لا یعرف؟ قال: یصلی فإن تبین له أنه صاحب بدعة أعاد“ (مسائل صالح: ۴۵۲ ص ۱۱۹)

میں نے (امام احمد سے) کہا: جسے یہ خوف ہو کہ وہ اس شخص کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے جسے وہ جانتا نہیں؟ تو (امام احمد نے) فرمایا: وہ، نماز پڑھ لے۔ پھر اگر اسے معلوم ہو جائے کہ وہ (امام) بدعتی ہے تو (اپنی نماز کا) اعادہ کر لے۔

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ کا فتویٰ:

امام وکیع بن الجراح رحمہ اللہ نے فرمایا:

“ لا یصلی خلفہم ”

ان (جہمیۃ) کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے

(السنۃ لعبد اللہ بن احمد ۱/۱۵ فقرہ: ۳۳ وسندہ صحیح)

امام یزید بن ہارون رحمہ اللہ کا فتویٰ:

محدث یزید بن ہارون رحمہ اللہ سے جہمیۃ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا:



یعنی ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے
 پوچھا گیا کہ کیا مرحبہ کے پیچھے نماز پڑھی جائے؟ تو انہوں نے فرمایا:
 ”إِنَّهُمْ لَخَبِثَاءُ“
 بے شک وہ خبیث ہیں

(السنة ۱/۲۳ فقرہ: ۵۵ وسندہ صحیح)

امام بخاری رحمہ اللہ کا فتویٰ:

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:

”مَا أَبَا لِي صَلَاتِ خَلْفِ الْجَهْمِيِّ وَالرَّافِضِيِّ أَمْ صَلَاتِ خَلْفِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى ---“

مجھے پرواہ نہیں ہے کہ جہمی و رافضی کے پیچھے نماز پڑھوں یا یہود و نصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھوں؟

(خلق افعال العباد ص ۲۲ فقرہ: ۵۳)

یعنی جس طرح یہود و نصاریٰ کے پیچھے نماز پڑھنے کا کوئی مسلم (مسلمان) قائل نہیں اسی طرح جہمی اور رافضی کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوگی۔

امام زہیر بن البابی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

زہیر بن البابی نے کہا:

”إِذَا تَيَقَّنْتَ أَنَّهُ جَهْمِيَّ أَعَدْتَ الصَّلَاةَ خَلْفَهُ الْجُمُعَةَ وَغَيْرَهَا“

اگر تجھے یقین ہو جائے کہ وہ (امام) جہمی ہے تو اس کے پیچھے جمعہ وغیرہ کی نماز کا

اعادہ کر لے (یعنی دوبارہ نماز پڑھ)

(السنة ۱/۲۹ فقرہ: ۷۳ وسندہ صحیح)

امام ابو عبید القاسم بن سلام اور امام تحکی بن معین رحمہما اللہ کا فتویٰ:
 ابو عبید القاسم بن سلام اور تحکی بن معین، دونوں بدعتی کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز دہرانے کے قائل
 تھے۔ (دیکھئے السنۃ ۱/۳۰ فقرہ ۷۵ سندہ صحیح، فقرہ ۷۶: سندہ صحیح)

ائمہ اہل سنت کے ان اقوال سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی بدعت شدید اور خطرناک ہو تو اس کے
 پیچھے نماز نہ پڑھی جائے۔ اسی پر اہل سنت کا اجماع ہے۔

امام قوام السنۃ رحمہ اللہ کا فتویٰ:

قال قوام السنۃ إسماعیل بن محمد بن الفضل الأصبهانی (متوفی ۵۳۵ھ): "وأصحاب

الحديث لا يرون الصلوة خلف أهل البدع لئلا يراه العامة فيفسدون بذلك"

(الحجة فی بیان المحجة وشرح عقيدة أهل السنۃ ۲/۵۰۸)

یعنی امام قوام السنۃ اسماعیل بن محمد بن فضل الاصبہانی رحمہ اللہ نے کہا کہ:

"اور محدثین کرام اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل نہیں ہیں تاکہ عوام الناس گمراہ نہ ہو
 جائیں،"

بدعتی کے بارے میں فرمان رسول اللہ ﷺ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿من وقر صاحب بدعة فقد أعان على هدم الاسلام﴾

جس نے بدعتی کی عزت کی تو اس نے اسلام کے گرانے میں مدد کی

(کتاب الشریعہ للآجری ص ۹۶۲ ج ۲۰۴۰)

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ امام ابو بکر محمد بن الحسین الآجری کے استاد العباس بن یوسف الشکلی
 کے بارے میں حافظ ذہبی اور حافظ الصفدی نے کہا:

﴿وهو مقبول الرواية﴾

اور اس کی روایت مقبول ہے

(تاریخ الاسلام للذہبی ج ۲۳ ص ۴۷۹ والوفانی بالوفیات ج ۱۶ ص ۳۷۳، توفی سنہ ۳۱۴ھ)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوکنے سے منع فرمایا ہے۔

دیکھئے صحیح البخاری (۱۲۱۳) صحیح مسلم (۵۴۷)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک امام نے قبلہ کی طرف تھوکا ہے تو فرمایا:

﴿لَا يَصْلِي لَكُمْ﴾

یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے

(سنن ابی داؤد: ۴۸۱ وسندہ حسن وصحیح ابن حبان، الموارد: ۳۳۴)

اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں کہ:

﴿وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكَ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾

اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

معلوم ہوا کہ اللہ اور رسول کو تکلیف دینے والے کو امام نہیں بنانا چاہئے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی / بدعت اور بدعتی سے بیزاری:

مجاہد (بن جبر) تابعی شہیر فرماتے ہیں کہ: ”میں ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ تھا کہ ایک شخص نے ظہر یا عصر کی اذان میں تہویب کہہ دی (یعنی الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھا) تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

﴿اُخْرِجْ بَنَّا، فَإِنَّ هَذِهِ بَدْعَةٌ﴾

ہمیں یہاں سے نکال لے جاؤ، کیونکہ بے شک یہ (مؤذن کا ظہر و عصر میں الصلوٰۃ خیر من النوم

(سنن ابی داؤد: ۵۳۸ وھو حدیث حسن)

کہنا) بدعت ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک بدعتی کے سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔

(دیکھئے سنن الترمذی: ۲۱۵۲ وقال: هذا حديث حسن صحيح غريب)

جو لوگ لا قدر (وغیرہ) کہہ کر تقدیر کا انکار کرتے ہیں ان کے بارے میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اعلان فرمایا:

فاخبرهم أنني بريئ منهم وأنهم براء مني

انہیں کہہ دو کہ میں ان سے بری (بیزار) ہوں اور وہ مجھ سے بری ہیں (صحیح مسلم: ۸)

دیوبندیوں کے چند خطرناک عقائد:

اہل بدعت کے بارے میں منہج اہل سنت کی اس وضاحت کے بعد عرض ہے کہ ہندوستان کا ایک شہر دیوبند ہے جس کی نسبت تین قسم کے لوگوں سے ہے۔

۱۔ دیوبند کا رہنے والا، چاہے ہندو ہو یا مسلمان

۲۔ مدرسہ دیوبند کا پڑھا ہوا یا فارغ التحصیل شخص

۳۔ علماء دیوبند کا ہم عقیدہ وہم مسلک شخص

اول الذکر ہماری اس بحث سے خارج ہے، ثانی الذکر اگر علمائے دیوبند کا ہم عقیدہ وہم مسلک نہیں ہے تو وہ بھی اس بحث سے خارج ہے، اور اگر ہم عقیدہ ہے تو اس کا وہی حکم ہے جو ثالث الذکر کا حکم ہے۔

ثالث الذکر کے بارے میں واضح ہے کہ المرمع من أحب کی رو سے اس کا اور علمائے دیوبند کا ایک ہی حکم ہے

علمائے دیوبند کے چند خطرناک عقائد بالا اختصار پیش خدمت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دیوبند کی بدعت انتہائی شدید اور خطرناک ہے۔

۱: عقیدہ وحدت الوجود

حاجی امداد اللہ ”مہاجر مکی“ نے کہا ہے کہ:

”مکتہ شناسا مسئلہ وحدت الوجود حق و صحیح ہے، اس مسئلہ میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ فقیر و مشائخ فقیر اور جن لوگوں نے فقیر سے بیعت کی ہے سب کا اعتقاد یہی ہے مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم و مولوی رشید احمد صاحب و مولوی محمد یعقوب صاحب، مولوی احمد حسن صاحب وغیرہم فقیر کے عزیز ہیں اور فقیر سے تعلق رکھتے ہیں کبھی خلاف اعتقادات فقیر و خلاف مشرب مشائخ طریق خود مسلک اختیار نہ کریں گے۔“ (شائم امدادیہ ص ۳۲ و کلیات امدادیہ ص ۲۱۸)

وحدت الوجوہ کا مطلب یہ ہے کہ:

”تمام موجودات کو اللہ تعالیٰ کا وجود خیال کرنا۔ اور وجود ماسوی کو محض اعتباری سمجھنا جیسے قطرہ حباب، موج اور قعر وغیرہ سب کو پانی معلوم کرنا“ (حسن اللغات فارسی اردو ص ۹۴۱)

”صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ کا وجود ماننا اور ماسوا کے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔“ (علمی اردو لغت، تصنیف وارث سرہندی ص ۱۵۵۱)

حاجی امداد اللہ صاحب کے بارے میں اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ:

”حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہی عقائد ہیں جو اہل حق کے ہیں“

(امداد الفتاوی ج ۵ ص ۲۷۰)

قاری طیب دیوبندی، مہتمم ”دارالعلوم دیوبند“ نے کہا:

”حضرت حاجی امداد اللہ قدس سرہ، جو گویا پوری اس جماعت دیوبند کے شیخ طائفہ ہیں“

(خطبات حکیم الاسلام ج ۷ ص ۲۰۶)

حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا

ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البراز کہتے ہیں“ (کلیات امدادیہ/ ضیاء القلوب ص ۳۵، ۳۶)

حاجی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ: ”اور اس کے بعد اس کو ہو ہو کے ذکر میں اس قدر منہمک ہو جانا

چاہیے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے“

(کلیات امدادیہ ص ۱۸)

سکیننگ صفحہ نمبر ۱۸

رشید احمد گنگوہی نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب ہوتے ہوئے لکھا کہ:

”یا اللہ معاف فرمانا کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ جھوٹا ہوں کچھ نہیں ہوں۔ تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے، میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں اور جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ....“ (مکاتیب رشیدیہ ص ۱۰ و فضائل صدقات حصہ دوم ص ۵۵۶)

ضامن علی جلال آبادی نے ایک زانیہ عورت کو کہا:

”بی تم شرماتی کیوں ہو؟ کرنے والا کون اور کرانے والا کون؟ وہ تو وہی ہے“

(تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۴۲)

اس ضامن علی کے بارے میں رشید احمد گنگوہی نے مسکرا کر ارشاد فرمایا:

”ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے“ (ایضاً ص ۲۴۲)

خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندی حضرات اس وحدت الوجود کے قائل ہیں جس میں خالق و مخلوق، عابد و معبود، اور خدا و بندے کے درمیان فرق مٹا دیا جاتا ہے۔ اس باطل عقیدے کے ابطال کے لیے دیکھئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی کتاب ”ابطال وحدت الوجود والرد علی القائلین بها“ طبع

لجنة البحث العلمي، الكويت

(۲) شرکیہ عقائد

حاجی امداد اللہ صاحب اپنے پیر نور محمد ججھانوی صاحب کے بارے میں ”فرماتے“ ہیں کہ:

”آسرادنيا ميں ہے ازبس تمہاري ذات کا
تم سوا اوروں سے ہرگز کچھ نہیں ہے التجا
بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا
آپ کا دامن پکڑ کر یہ کہوں گا بر ملا
اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا“

(شہادۂ امداد یہ ص ۸۳، ۸۴ امداد المشتاق، فقرہ: ۲۸۸)

حاجی صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے کہ:
”یا رسول کبریا فریاد ہے یا محمدؐ مصطفیٰ فریاد ہے
آپ کی امداد ہو میرا نبیؐ حال ابتر ہو افریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل
اے میرے مشکل کشا^(۱) فریاد ہے“
(کلیات امداد یہ ص ۹۰، ۹۱)

سکیننگ صفحہ نمبر ، ۹۰ ، ۹۱ ،

(۱) اس قسم کے نصوص دیوبندیہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مفتی محمد حنیف خالد دیوبندی صاحب مخلوق کے لیے مشکل کشا کا لفظ جائز قرار دینے کے لیے لکھتے ہیں کہ: ”اللہ تعالیٰ دنیا میں اپنے بندوں کی مختلف اسباب کے ذریعے مدد کرتا ہے۔ کیونکہ دنیا دارالاسباب ہے۔ یہاں اسباب کو اختیار کئے بغیر عام طور پر کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اب جس سبب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مدد کی ہے یا کوئی مشکل حل کی ہے، اصل مددگار اور مشکل حل کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے مگر محض آلہ اور واسطہ کے درجے میں اس سبب کو بھی مددگار اور مشکل حل کرنے والا کہہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج کل کے محاورے میں بھی ایسا کہہ دیا جاتا ہے کہ فلاں شخص ہمارا بڑا ہی حمایتی اور مددگار ہے، فلاں شخص نے ہمارا فلاں مشکل مسئلہ حل کر دیا ہے، یہاں یہ کہنے والا شخص یقینی طور پر اصل اور ذات کے اعتبار سے تو حمایتی، مددگار اور مشکل حل کرنے والا اللہ تعالیٰ کو ہی سمجھتا ہے مگر صرف اسباب کے درجے میں اس شخص کو بھی حمایتی، مددگار اور مشکل حل کرنے والا کہہ دیتا ہے، شرعاً اس طرح کہنا کوئی ناجائز یا شرک و کفر نہیں

اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب فرماتے ہیں کہ:

سکیننگ صفحہ نمبر ۱۹۴

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب ص ۹۴ طبع تاج کمپنی لاہور، کراچی)

زکریا کاندھلوی تبلیغی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ محمد بن عبد اللہ: صاحب قرآن (ﷺ) نے ایک شخص کو فرمایا:

”یہ تیرا باپ بڑا گناہ گار تھا لیکن مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا تھا۔ جب اس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو اس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجے“

(تبلیغی نصاب ص ۹۱ فضائل درود ص ۱۱۳)

(۳) جہمیہ اور مرحبہ کی موافقت

اشرف علی تھانوی صاحب نے فرقہ جہمیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

ہے بلکہ جائز ہے“ (فتویٰ ۹/ ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ، ص ۱ غیر مطبوعہ)

بعینہ یہی عقیدہ بریلویوں کا ہے۔ محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ: ”لیکن دیوبندی بریلوی اختلاف کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں ہے“ (اختلاف امت اور صراط مستقیم ج ۱ ص ۳۸)

”اور جہمیہ^(۱) جو ایک فرقہ اسلامیہ ہے وہ ان سب امور میں تاویل کرتے ہیں۔ مثلاً ید اللہ فوق اید یھم میں ید سے مراد قوت کہتے ہیں۔ اور متاخرین نے ان مبتدعین کے مذہب کو اختیار کیا ہے ایک خاص ضرورت سے اور وہ یہ ہے کہ نصاریٰ کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے۔“

(تقریر ترمذی للتھانوی ص ۲۰۳، ۲۰۴)

خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی صاحب آیات صفات کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

”اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدود کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے“

(المہند ص ۴۲ جواب سوال: ۱۳، ۱۴)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں نے جہمیہ کا مذہب اختیار کیا ہے۔ امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ:

ولا يقال إن يده قدرته أو نعمته لأن فيه إبطال الصفة وهو قول أهل القدر والاعتزال

ولكن يده صفة بلا كيف

اور یہ نہیں کہا جاتا کہ اس کے ہاتھ سے مراد قدرت یا نعمت ہے

کیونکہ اس میں صفت کا ابطال ہے اور یہ قول قدریوں اور معتزلہ کا ہے۔ لیکن اس کا ہاتھ اس کی

صفت ہے بغیر کیفیت کے (الفقہ الاکبر مع شرح القاری ص ۳۶، ۳۷)

(۱) یہ فرقہ جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ، جہم بن صفوان کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: ”وكان ينكر الصفات وينزه الباري عنها بزعمه ويقول بخلق القرآن ويقول: إن الله في الأمكنة كلها“
وہ صفات کا انکار کرتا تھا اور اپنے زعم میں باری تعالیٰ کو ان سے منزہ قرار دیتا تھا خلق قرآن کا قائل تھا اور کہتا تھا کہ اللہ ہر جگہ میں موجود ہے (سیر اعلام النبلاء ۶/۲۶، ۲۷)

مرحبہ کی طرح دیوبندی حضرات: ایمان میں زیادتی اور نقص کے بھی قائل نہیں ہیں اُن کے نزدیک ایمان فقط تصدیق قلب کا نام ہے دیکھئے حقانی عقائد الاسلام ص ۲۳ تصنیف عبدالحق حقانی وپسند فرمودہ محمد قاسم نانوتوی صاحب۔

مفتی محمد حسن گنگوہی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

”خدا ہر جگہ موجود ہے،“ (ملفوظات فقیہ الامت ج ۲ ص ۱۴)

اپنے اس باطل عقیدے پر مفتی مذکور نے جھوٹ بولتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”ابن جوزی سے کسی نے پوچھا کہ خدا کہاں ہے تو فرمایا کہ ہر جگہ ہے“ (ایضاً ص ۱۴)

اس کذب وافتراء کے سراسر برعکس حافظ ابن الجوزی نے جہمیہ کے فرقہ ملتزمہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

والملتزمة جعلوا الباري سبحانه وتعالى في كل مكان

ملتزمہ نے باری سبحانہ و تعالیٰ کو ہر جگہ (موجود) قرار دیا ہے

(تلیس ابلیس ص ۳۰ اقسام اہل البدع)

(۴) اکابر پرستی اور غلو

دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے بارے میں سخت غلو کرتے ہیں۔ مولوی محمد الیاس دیوبندی، بانی جماعت تبلیغ کی نانی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

”جس وقت انتقال ہوا تو ان کپڑوں میں کہ جن میں آپ کا پاخانہ لگ گیا تھا عجیب و غریب مہک تھی کہ آج تک کسی نے ایسی خوشبو نہیں سونگھی“

(تذکرۃ مشائخ دیوبند، حاشیہ ص ۹۶، تصنیف مفتی عزیز الرحمن)

اس ٹٹی کے بارے میں عاشق الہی دیوبندی میرٹھی نے لکھا ہے کہ:

”پوٹرے نکالے گئے جو نیچے رکھ دئے جاتے تھے تو ان میں بدبو کی جگہ خوشبو اور ایسی نرالی مہک پھوٹی تھی کہ ایک دوسرے کو سنگھاتا اور ہر مرد اور عورت تعجب کرتا تھا چنانچہ بغیر دھلوائے اُن کو تبرک

بنا کر رکھ دیا گیا (تذکرۃ الخلیل ص ۹۶، ۹۷)

پاخانہ کو دیوبندیوں کا تبرک بنا کر رکھنا تو آپ نے پڑھ لیا اب زکریا تبلیغی صاحب کا قول پڑھئے:
 ”لیکن مجھ جیسے کم علم کے لیے تو سب اہل حق معتمد علماء کا قول حجت ہے“

(کتب فضائل پر اشکالات اور اُن کے جوابات ص ۱۳۴)

اہل حق سے، ان کے نزدیک مراد علماء دیوبند ہیں۔ اشرف علی تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ:
 ”اور دلیل نہیں ہم مقلدوں کے لیے تو فقہاء کا فتویٰ ہے اور فقہاء کی دلیل تفتیش کرنے کا ہم کو حق حاصل نہیں“
 (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۳۱۳، ۳۱۴)

(۵) گستاخیاں

☆ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی^(۱) ایک صحیح حدیث کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:
 ”لیکن آپ نماز پڑھتے رہے اور کُتیا سامنے کھیلتی رہی، اور ساتھ گدھی بھی تھی، دونوں کی شرمگاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی“
 (مجموعہ رسائل ج ۳ ص ۳۵۰ طبع ستمبر ۱۹۹۴ء)

میں نے جب اپنے طویل خط ”امین اوکاڑی کا تعاقب“ میں عبارت مذکورہ کا حوالہ دیا تو اوکاڑوی نے اعتراض کی عبارت بدل کر اسے کاتب کی غلطی قرار دیا دیکھئے ماہنامہ الخیر ملتان ج ۱۸ شمارہ ۴ ص ۴۱، جولائی ۲۰۰۰ء ربیع الثانی ۱۴۲۱ھ حالانکہ عبارت مذکورہ کاتب کی غلطی نہیں ہے بلکہ امین اوکاڑوی کی کتاب ”غیر مقلدین کی غیر مستند نماز“ ص ۴۳ فقرہ: ۱۹۸ مطبوعہ: المدنی دارالکتب سرے گھاٹ۔

حیدر آباد اور ”تجلیات صفر“ ج ۵ ص ۲۸۸ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان، از نعیم احمد دیوبندی ملتان
 استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان، میں بھی موجود ہے۔ تجلیات صفر ج ۱ ص ۲۹ پر محمد نعیم ملتان کے

.....
 (۱) دیوبندیوں کی معتبر کتاب ”علمی مجالس“ میں لکھا ہوا ہے کہ سعودی عرب کے مفتی اعظم شیخ الاسلام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ نے ایک شخص کو اپنی مجلس سے نکال دیا تھا جس کے بارے میں انہیں یقین ہو گیا تھا کہ امین اوکاڑوی کا شاگرد ہے (دیکھئے ص ۲۶۱)

لئے اشاعت کا اجازت نامہ از حکم محمد امین اوکاڑوی، ۲۰ جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ موجود ہے۔
 لہذا معلوم ہوا کہ اوکاڑوی صاحب کا اسے کاتب کی غلطی قرار دینا خود انکے قلم سے منسوخ اور غلط ہے۔
 ☆ ابو بلال محمد اسماعیل جھنگوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

” نماز میں اقواء خود رسول پاک ﷺ سے ثابت ہے (ترمذی ج ۱ ص ۳۸، ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۲۳) لیکن
 (مسلم شریف ج ۱ ص ۱۹۵) پر اسے عقبۃ الشیطان کہا گیا ہے۔ دیکھیں اپنے کئے ہوئے فعل کو
 شیطان کہا جا رہا ہے“ (تحفہ اہل حدیث (۲) ص ۱۲۱)

حالانکہ جس اقواء کو عقبۃ شیطان کہا گیا ہے وہ اقواء رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں۔ رسول اللہ ﷺ
 سے جو اقواء ثابت ہے وہ دوسرا اقواء ہے۔ عقبۃ الشیطان والا اقواء قطعاً نہیں ہے۔ دیکھئے محولہ
 کتابوں کی شروح، لہذا جھنگوی کا قول مذکور، رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہے۔

☆ نبی ﷺ بعض اوقات سری نمازوں میں ایک دو آیتیں جہراً پڑھ دیتے تھے اس کے بارے میں
 اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اور میرے نزدیک اصل وجہ یہ ہے کہ آپ پر ذوق کی حالت غالب ہوئی تھی جس میں یہ جہر واقع
 ہو جاتا تھا اور جب کہ آدمی پر غلبہ ہوتا ہے تو پھر اس کو خبر نہیں رہتی کہ کیا کر رہا ہے“
 (تقریر ترمذی ص ۷۱)

یہ چند حوالے بطور نمونہ لکھے گئے ہیں ورنہ دیوبندیوں کی گستاخیاں بہت زیادہ ہیں۔
 ☆ حسین احمد ٹانڈوی مدنی نے کہا:

”اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں“
 (توضیح الترمذی ج ۱ ص ۴۳۶)

مزید لکھتے ہیں:

”کیونکہ بعض کے راوی عبادہ ہیں جو کہ مدلس ہیں“
 (ایضاً ص ۴۳۷)
 صحابی رسول ﷺ کو مدلس قرار دینا بہت بڑی گستاخی ہے۔

تنبیہ: امام شعبہ سے یہ قول بالکل ثابت نہیں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مدلس تھے۔

☆ شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کے بارے میں حسین احمد مدنی نے لکھا ہے کہ:

”الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا“ (الشہاب الثاقب ص ۴۲)

حسین احمد مدنی کے خلیفہ قاضی زاہد الحسینی دیوبندی لکھتے ہیں کہ:

”پاکستان میں بعض لوگوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے بعد میں ان

عقائد میں ترمیم فرمادی یا رجوع کر لیا تھا، حالانکہ یہ بات بالکل غلط اور اہل بدعت کی طرح افتراء

ہے، حضرت کے یہی عقائد آخر تک تھے“ (چراغ محمد ص ۹۰، ۹۱)

مزید تفصیل کے لیے دیکھئے میری کتاب ”اکاذیب آل دیوبند“

☆ ذکر یا کاندھلوی تبلیغی نے محدثین کرام کے بارے میں لکھا ہے کہ:

”ان محدثین کا ظلم سنو!“ (تقریر بخاری ج ۳ ص ۱۰۴)

(۶) اندھی تقلید

تقلید کا مطلب یہ ہے کہ:

”بے سوچے سمجھے یا بے دلیل پیروی، نقل، سپردگی“

”بلا دلیل پیروی کرنا، آنکھ بند کر کے کسی کے پیچھے چلنا، کسی کی نقل اُتارنا“ (القاموس الوحید ۱۳۴۶)

اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ:

”تقلید کہتے ہیں امتی کا قول ماننا بلا دلیل... اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم ماننا تقلید نہ کہلائیگا وہ

اتباع کہلاتا ہے“ (الافاضات الیومیہ ج ۳ ص ۱۵۹ ملفوظ: ۲۲۸)

اس تعریف کو مد نظر رکھتے ہوئے مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی کا بیان سن لیں:

”معہذا ہمارا فتویٰ اور عمل قولِ امام رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہی رہے گا۔ اس لئے کہ ہم امام رحمہ

اللہ تعالیٰ کے مقلد ہیں اور مقلد کے لیے قولِ امام حجت ہوتا ہے نہ کہ ادلہ اربعہ کہ ان سے

استدلال وظیفہ مجتہد ہے“ (ارشاد القاری ص ۴۱۲)

یعنی دیوبندیوں کے نزدیک قرآن، حدیث، اجماع اور اجتہاد سے حجت پکڑنا جائز نہیں ہے۔ انور شاہ کشمیری صاحب نے ایک قوی حدیث کا جواب سوچنے کے لئے دس سال سے زیادہ کا عرصہ لگا دیا۔ (دیکھئے فیض الباری ج ۲ ص ۲۵۵، العرف الثذی ج ۱ ص ۱۰۷، معارف السنن ج ۴ ص ۲۶۲، درر ترمذی ج ۲ ص ۲۲۲) محمود الحسن دیوبندی صاحب نے صاف اعلان کیا کہ:

”آپ ہم سے وجوب تقلید کی دلیل کے طالب ہیں۔ ہم آپ سے وجوب اتباع محمدی ﷺ و وجوب اتباع قرآنی کی سند کے طالب ہیں“ (ادلہ کاملہ ص ۷۸)

شیخ مقبل بن ہادی الیمینی رحمہ اللہ نے کہا:

”التقلید حرام، لایجوز لمسلم أن یقلد فی دین اللہ.....“

(تحفۃ المجیب علی أسئلة الحاضر والغریب ص ۲۰۵)

تقلید حرام ہے، کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ اللہ کے دین میں تقلید کرے۔ اور کہا:

”فالتقلید لایجوز والذین یبیحون تقلید العامی للعالم نقول لهم: أين الدلیل؟“

(ایضاً ص ۲۶)

یعنی تقلید جائز نہیں ہے اور جو لوگ عامی (جاہل) کیلئے تقلید جائز قرار دیتے ہیں، ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ (اس کی) دلیل کیا ہے؟ اور کہا:

”نصیحتی لطلبة العلم: الابتعاد عن التقلید، قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ: لا تقف ما لیس لك به علم

(غارة الاشرطۃ علی اهل الجھل والفسطۃ ص ۱۲۱)

میری طالب علموں کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ تقلید سے دور رہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جس کا تجھے علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ چل۔

(۷) اہل حدیث سے بغض

دیوبندی حضرات اہل حدیث سے سخت بغض رکھتے ہیں۔ اشرف علی تھانوی صاحب اہل حدیث

کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

”اس لئے احتیاط یہی ہے کہ اُن کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے“ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۴۹)

اور اگر کوئی شخص اہل حدیث کے پیچھے نماز پڑھ لے تو اس کے لیے تھانوی فتویٰ درج ذیل ہے:

”نماز حسب قواعد فقہیہ صحیح ہوگئی مگر احتیاط اعادہ میں ہے“ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۵۳)

اہل سنت کے ایک ثقہ امام احمد بن سنان الواسطی رحمہ اللہ (متوفی ۲۵۹ھ) نے اہل بدعت کی یہ (بڑی) نشانی بیان فرمائی ہے کہ وہ اہل الحدیث سے بغض کرتے ہیں۔

(دیکھئے معرفۃ علوم الحدیث للحاکم النیسابوری ص ۴ وعقیدۃ السلف للصاحبونی ص ۱۰۲ وسندہ صحیح)

حال ہی میں دیوبندیوں نے بگلگرام، صوبہ سرحد، پاکستان میں ایک (سلفی) اہل حدیث مسجد شہید کردی ہے، اس المناک سانحے پر حضرو کے دیوبندی حضرات خوشی مناتے ہوئے بیان جاری کرتے ہیں کہ:

” بگلگرام کی فضا کو خراب کرنے والے شریک ہیں۔ سرحد حکومت ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی کرے۔ ایک حجرے کو عبادت گاہ کا درجہ دے کر علاقے کی فضا کو فرقہ واریت سے لبریز کرنا سازش ہے۔۔۔ کچھ لوگ بیرونی امداد اور اشاروں پر وہاں فرقہ واریت پھیلانا چاہتے ہیں اور غیر مقلدیت کے نام سے نئے فرقے کی بنیاد ڈالی جا رہی ہے۔“ قاری عبدالرحمن، مولوی عبدالسلام مولوی رشید احمد، مولوی فضل واحد، قاری چن محمد، مولوی عبدالخالق، وغیرہم دیکھئے روزنامہ اسلام راوالپنڈی ج ۱ شمارہ ۲۱۹، ۱۳ ذی الحجہ ۱۴۲۲ھ بمطابق ۵ فروری ۲۰۰۲ء

اخبار کا حوالہ

اہل حدیث سے دیوبندیوں کا بغض کسی حوالے کا محتاج نہیں ہے۔ مدہانت والی پالیسی رکھنے والوں کو چاہیے کہ عصر حاضر میں ماسٹر امین اوکاڑوی، ابوبکر غازی پوری، حبیب اللہ ڈیروی وغیرہم جیسے دیوبندیوں کی کتابیں دیکھیں جو کہ عام مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ کسی ایک کتاب کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں، دیوبندیوں کے اسلاف نے اہل حدیث کے خلاف ”نظم المساجد باخراج الوهابین من المساجد“ نامی رسالہ لکھ کر اہل حدیث کو مسجدوں میں نمازیں پڑھنے سے منع کر دیا تھا۔ واللہ من ورانہم محیط۔ یہ کتاب ”نظم المساجد“ مطبوع و متداول ہے

تنبیہ:

اہل الحدیث سے بغض اور کتاب و سنت میں تحریفات کرنے والے اور بھی بہت سے فرقے ہیں مثلاً مسعود احمد بی۔ ایس۔ سی (تکفیری) کی جماعت المسلمین، ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی برزخی (تکفیری) کی جماعت جدید خوارج اور موجودہ تکفیری جماعتیں وغیرہ، ان کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری بدعتی جماعتوں کا ہے ان کی اقتداء میں نماز جائز نہیں ہے، ان تمام گمراہ فرقوں سے برأت اور علیحدگی ضروری ہے۔

(۸) ختم نبوت پر ڈاکہ

اہل حدیث کو مسجدوں سے نکالنے والوں کا ختم نبوت کے بارے میں عجیب و غریب عقیدہ ہے۔ محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند صاحب لکھتے ہیں کہ:

”بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا“ (تحدیر الناس ص ۳۴)

تنبیہ: اصول حدیث میں یہ مسئلہ مقرر ہے کہ نبی ﷺ پر پورا درود لکھنا چاہیے صرف اشارہ کر دینا (مثلاً ص، صلعم) صحیح نہیں ہے دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح مع التقیید والايضاح ص ۲۰۸، ۲۰۹ وغیرہ قاری محمد طیب دیوبندی نے لکھا ہے کہ:

”تو یہاں ختم نبوت کا یہ معنی سن لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔ نبوت مکمل

ہوگئی وہی کام دے گی قیامت تک، نہ یہ کہ منقطع ہوگئی اور دنیا میں اندھیرا پھیل گیا،

(خطبات حکیم الاسلام ج ۱ ص ۳۹)

حالانکہ صحیح حدیث میں آیا ہے کہ:

﴿إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنَّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ﴾

بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی

(سنن الترمذی: ۲۲۷۲ وقال: صحیح غریب)

رہا یہ کہنا کہ ”اندھیرا پھیل گیا“ تو یہ طیب صاحب کی گپ ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ دین اسلام کے ساتھ چاروں طرف روشنی ہی روشنی پھیل گئی ہے اور اب نہ کوئی رسول پیدا ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ والحمد للہ

اللہ کے نبی: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا قیامت سے پہلے بطور نشانی کے، آسمان سے نازل ہونا (کشف الاستار فی زوائد البرزخ ۱۴۲/۴ ح ۳۳۹۶ وسندہ صحیح) اس سے مستثنیٰ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام، رسول اللہ ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے تھے اور یہی عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دمشق (شام) میں سفید منارے پر نازل ہوں گے۔ نیز دیکھئے میری کتاب ”القول الصحیح فیما تواتر فی نزول المسیح“ یاد رہے کہ کسی حدیث میں یہ بالکل نہیں آیا کہ عیسیٰ بن مریم پیدا ہوں گے۔ پیدا ہونے والی بات غیر مسلم قادیانیوں کی گپ ہے جس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

(۹) گمراہی کی طرف اعلانیہ دعوت

دلائل مذکورہ اور دیگر دلائل سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندیت ایک گمراہ فرقہ ہے۔ سلفی علماء نے دیوبندیوں کا بدعتی ہونا دلائل وبراہین سے ثابت کیا ہے دیکھئے:

معجم البدع للشيخ رائد بن صبري بن أبي علفة ص ۹۵ والقول البليغ في التحذير من جماعة التبليغ للشيخ حمود التويجري، وجماعة التبليغ عقيدتها وأفكار مشائخها الميام محمد أسلم والسراج المنير في تنبيه جماعة التبليغ على أخطاءهم للشيخ الدكتور

محمد تقی الدین الہلالی المراکشی و نظره عابرة اعتبارية حول الجماعة التبليغية
للشيخ سيف الرحمن الدهلوي المورد العذب الزلال فيما انتقد على بعض المناهج
الدعوية من العقائد والأعمال للشيخ الإمام أحمد بن يحيى بن محمد النجمي ص
٢٤٢-٢٥٧ وعليه تقرّظ الشيخ صالح بن فوزان الفوزان وتقرّظ الشيخ ربيع بن
هادي المدخلي الجماعات الإسلامية في ضوء الكتاب والسنة بفهم سلف الأمة ص
٣٣٥-٣٧٦ للشيخ أبي أسامة سليم بن عيد الہلالی -

درج ذیل کبار علماء نے دیوبندیوں وغیرہ کی جماعت کو بدعتی اور گمراہ قرار دیا ہے۔

- ۱۔ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ رحمہ اللہ (الجماعات الاسلامیہ ص ۳۷۷ والقول البلیغ ص ۲۸۹-۲۹۰)
- ۲۔ شیخ الاسلام عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ:

”قال في جماعة التبليغ وهي جماعة الديوبنديين عندهم خرافات عندهم بعض البدع
والشركات فلا يجوز الخروج معهم إلا إنسان عنده علم يخرج لأن ينكر عليهم ويعلمهم“
(كشف الستار عما تحمله بعض الدعوات من اخطار ص ۵۲)

۳۔ محدث العصر امام البانی رحمہ اللہ قال: جماعة التبليغ لا تقوم على منهج كتاب الله وسنة رسوله عليه
الصلوة والسلام وما كان عليه سلفنا الصالح
(كشف الستار ص ۶۲)

یہ چند حوالے بطور نمونہ لکھے ہیں ورنہ تمام کبار علماء ان دیوبندیوں و تبلیغیوں کی بدعت و گمراہی کی
گواہی دیتے ہیں لہذا یہ ثابت ہوا کہ دیوبندی فرقہ بدعتی فرقہ ہے۔ دیوبندی حضرات اپنے فرقے
کی طرف لوگوں کو تحریراً، تقریراً اور تمام ممکنہ طریقوں سے دعوت دیتے ہیں۔ بدعت کی طرف دعوت
دینے والے شخص کی روایت اصلاً مردود ہوتی ہے۔ (دیکھئے کتاب البحر و حین لابن حبان ج ۳ ص ۶۳-۶۴)

تنبیہ:

زمانہ تدوین حدیث کا وہ راوی جس کی جمہور محدثین کرام نے توثیق کی ہے وہ اس حکم سے مستثنی
ہے۔ نیز (دیکھئے التکلیل بمافی تأنیب الکوثری من الاباطیل ج ۱ ص ۴۲-۵۲)

چونکہ دیوبندی حضرات اپنی بدعت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ لہذا اصول حدیث کی رو سے ان کی روایت مردود ہے۔

(۱۰) انکار حدیث

گزشتہ صفحات میں گزر چکا ہے کہ اندھی تقلید کی وجہ سے دیوبندی حضرات (آل دیوبند) حدیث صحیحہ کا انکار کر دیتے ہیں۔ مفتی رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے کہ:

”رجوع الی الحدیث وظیفہ مقلد نہیں“ (احسن الفتاویٰ ج ۳ ص ۵۰)

محمد تقی عثمانی دیوبندی نے تقلید شخصی پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”اور اگر ایسے مقلد کو یہ اختیار دیدیا جائے کہ وہ کوئی حدیث اپنے امام کے مسلک کے خلاف پا کر امام کے مسلک کو چھوڑ سکتا ہے۔ تو اس کا نتیجہ شدید افراتفری اور سنگین گمراہی کے سوا کچھ نہیں ہوگا“

(تقلید کی شرعی حیثیت ص ۸۷)

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے نزدیک مقلد کا صرف یہ کام ہے کہ وہ حدیث کی طرف رجوع نہ کرے بلکہ صرف اپنے مزعوم امام کی طرف ہی رجوع کرے۔ ورنہ حدیث پر عمل کرنے کی صورت میں وہ ”گمراہ“ ہو جائے گا (!)

محمود الحسن دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ”لیکن سوائے امام اور کسی کے قول سے ہم پر حجت قائم کرنا بعید از عقل ہے“ (ایضاح الادلہ ص ۲۷ طبع قدیم)

دیوبندیوں کے ہاں تقلید کی اس قدر اہمیت ہے کہ وہ تقلید کو کسی طور پر بھی چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتے چاہے قرآن و حدیث کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے جیسے مدت رضاعت میں وہ قرآنی حکم کے برخلاف ڈھائی سال کے قائل ہیں۔

(۱۱) نماز بھی خلاف سنت:

دیوبندیوں کی نماز سنت کے مخالف ہوتی ہے مثلاً بھول جانے کی صورت میں ان کا امام صرف ایک طرف: دائیں طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرتا ہے جس کا کوئی ثبوت قرآن، حدیث، اجماع یا آثار

سلف میں نہیں ہے، یہ لوگ نمازیں بھی انتہائی لیٹ کر کے پڑھتے ہیں۔ جس کا مشاہدہ ہر دیوبندی مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

سورج کے انتہائی زرد ہو جانے کے بعد یہ عصر کی نماز پڑھتے ہیں۔

ایک صحیح کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر (صحیح العقیدہ) امراء (حکمران) نمازیں لیٹ کر کے پڑھیں تو اپنی نماز اول وقت میں پڑھ لینی چاہیے۔ اور اسکے بعد اگر کوئی ان کے ساتھ نماز پائے تو دوبارہ نفل سمجھ کر پڑھ لے۔ (دیکھئے صحیح مسلم کتاب المساجد ج ۶۴۸)

علاوہ ازیں ان کے ائمہ اتنی جلدی اور تیز نمازیں پڑھاتے ہیں کہ الامان والحفیظ رکوع اور سجود میں تعدیل ارکان کا بالکل خیال نہیں رکھا جاتا، بلکہ نماز صرف ایک پریڈ معلوم ہوتی ہے، اور رمضان المبارک میں تراویح میں تو حد ہو جاتی ہے اور قرأت میں يعلمون تعلمون کے علاوہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

(۱۲) قرآن و سنت کی غلط تاویلیں اور تحریفات

ہر سلفی العقیدہ آدمی جس کا دیوبندیوں سے ٹکراؤ ہے، اس کا مشاہدہ کرتا ہے کہ یہ لوگ قرآن و سنت کی غلط تاویلیں کرتے ہیں اور تحریفات کے مرتکب ہیں۔ مثلاً

آیت:

﴿فاسئلو اهل الذکر ان کتتم لا تعلمون﴾

(پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے)

سے یہ لوگ مذاہب اربعہ میں سے ایک مذہب کی تقلید کا وجوب ثابت کرتے ہیں حالانکہ اس آیت کریمہ سے سلف صالحین میں سے کسی نے یہ استدلال نہیں کیا۔ اور نہ سوال کرنا تقلید کہلاتا ہے بلکہ اس آیت کا واضح مفہوم یہی ہے کہ عدم علم کی حالت میں (بغیر تعین مذاہب اربعہ) علماء سے (کتاب و سنت کا) مسئلہ پوچھا جائے۔

دیوبندیوں نے تاویل مذکور کے ساتھ عوام الناس کو صراط مستقیم سے ہٹا رکھا ہے۔

جو شخص یہ سمجھے کہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور امام ابو حنیفہ میں سے ایک متعین کا قول ہی صحیح ہے۔ اس کی اتباع کرنی چاہیے دوسرے کی اتباع نہیں کرنی چاہیے، ایسے شخص کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”فمن فعل هذا كان جاهلاً ضالاً، بل قد يكون كافراً، فانه متى اعتقد أنه يجب على الناس اتباع واحد بعينه من هؤلاء الأئمة دون الإمام الآخر فإنه يجب أن يستتاب فان تاب وإلا قتل، بل غاية ما يقال انه يسوغ أو ينبغي أو يجب على العامي أن يقلد واحداً لا بعينه من غير تعين زيد ولا عمرو، وأما أن يقول قائل: إنه يجب على العامة تقليد فلان أو فلان فهذا لا يقوله مسلم“ (مجموع فتاویٰ ج ۲۲ ص ۲۴۹)

پس جو شخص ایسا کرے وہ جاہل گمراہ ہے بلکہ بعض اوقات کافر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ یہ عقیدہ رکھے کہ لوگوں پر ان (چار) اماموں میں سے ایک متعین امام کی اتباع واجب ہے دوسرے (کسی) امام کی نہیں تو یہ ضروری ہے کہ اسے توبہ کرائی جائے اگر کر لے تو بہتر ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عامی کے لئے زید و عمرو کے تعین کے بغیر کسی ایک غیر متعین کی تقلید^(۱) جائز، بہتر یا واجب ہے رہا یہ کہ اگر کوئی آدمی یہ کہے: عوام پر فلاں یا فلاں کی تقلید واجب ہے تو اس کا کوئی مسلمان قائل نہیں ہے

شیخ الاسلام کی اس تحقیق کے سراسر برعکس دیوبندیوں کا یہ نعرہ ہے کہ (يجب على العامة تقليد أبي حنيفة) عوام پر ابو حنیفہ کی تقلید واجب ہے محمود الحسن دیوبندی صاحب نے تقلید کا وجوب ثابت کرنے کی کوشش میں قرآن کریم میں تحریف کر دی ہے۔ موصوف مذکور اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ:

(۱) تقلید کے بارے میں رائج قول یہی ہے کہ عامی کے لئے بھی تقلید جائز نہیں ہے۔ دیکھئے ص عامی پر یہ واجب ہے کہ وہ صحیح العقیدہ علماء سے قرآن و حدیث پوچھ کر اس پر عمل کرے۔ قرآن و حدیث پوچھنا اور اس پر عمل کرنا تقلید نہیں کہلاتا بلکہ اتباع و اقتداء کہلاتا ہے، دیکھئے ص

یہی وجہ ہے کہ یہ ارشاد ہوا :

”فان تنازعتم فی شیء فردوه الی اللہ والرسول والی اولی الامر منکم“

(ایضاح الادلہ ص ۷۹ طبع ۱۳۳۰ھ مطبع قاسمی مدرسہ دیوبند باہتمام حبیب الرحمن)

﴿والی اولی الامر منکم﴾ کے اضافے کے ساتھ یہ ”آیت“ پورے قرآن میں کہیں موجود نہیں ہے یہ اضافہ محمود الحسن دیوبندی صاحب نے تقلید شخصی کو واجب قرار دینے کے لئے گھڑا ہے۔

دیوبندیوں کی اس تحریف کے رد کیلئے دیکھئے الشیخ حمود بن عبد اللہ التویجری کی القول البلیغ فی التخذیر من جماعۃ التبلیغ“ ص ۱۱۹، ۱۲۰

نیز دیکھئے ہمارے شیخ بدیع الدین الراشدی کی کتاب ”الطوام المرعشة فی تحریفات اهل الرأى المدهشة“

ان سطور سابقہ سے صاف ظاہر ہے کہ دیوبندی حضرات: اہل بدعت ہیں اور جہمیہ کی طرح ان کی بدعت شدید اور خطرناک ہے لہذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، اہل حدیث: سلفی علماء کی یہی تحقیق ہے۔ ہمارے شیخ بدیع الدین الراشدی رحمہ اللہ نے اس مسئلے پر ایک رسالہ ”امام صحیح العقیدہ ہونا چاہئے“ لکھا ہے۔ پروفیسر عبد اللہ بہاؤ لپوری رحمہ اللہ اور شیخنا ابوالرجال اللہ دتہ السوہدروی الوزیر آبادی رحمہ اللہ بھی اسی کے قائل تھے کہ دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ الشیخ عبد اللہ ناصر رحمانی کا بھی یہی موقف ہے۔ جن علماء نے جواز کا فتویٰ دیا ہے ان تک دیوبندیوں کے عقائد مذکورہ نہیں پہنچے ہیں یا انہیں اس مسئلے پر تحقیق کا موقع نہیں ملا ہے۔

دیگر تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب ”اکاذیب آل دیوبند“

آج کل دیوبندیوں کے علماء اور عوام عقائد دیوبند پر اس قدر سختی سے عمل پیرا ہوتے ہیں کہ وہ سمجھانے کے باوجود بھی ان باطل عقائد و نظریات کو ترک کرنے کے لئے کسی طور پر تیار نہیں ہوتے بلکہ وہ یہ کہہ کر جان چھڑاتے ہیں کہ علماء نے جو لکھا ہے درست ہی لکھا ہے۔

اثنا عشری جعفری شیعہ حضرات: تحریف قرآن، تکفیر صحابہ وغیرہما باطل عقائد رکھتے ہیں مگر ان

کے بعض حضرات تقیہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں۔ علمائے اسلام انہیں یہ کہتے ہیں کہ اگر تمہارے یہ عقائد نہیں ہیں تو ان عقائد رکھنے والے فلاں فلاں شخص کی تکفیر کرو۔ وہ اس تکفیر کے لئے کبھی تیار نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض چالاک دیوبندی اپنے اکابر کے مشرکانہ عقائد کے بارے میں تقیہ کرتے ہوئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے یہ عقائد نہیں ہیں اور ہم صرف قرآن و حدیث ہی مانتے ہیں۔ انہیں علمائے اہل سنت (اہل حدیث) کہتے ہیں کہ اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو اپنے ان اکابر سے برأت کا اعلان کرو جن کی کتابوں میں یہ عقائد مذکورہ درج ہیں۔ اور ان کے شرک و بدعت کا اعلانیہ اعتراف کرو۔ مگر ایسا اعتراف اور اعلان برأت وہ کبھی نہیں کرتے بلکہ پکے اکابر پرست ہیں لہذا جب تک وہ اپنے ان اکابر سے صریح برأت نہ کریں ان کا وہی حکم ہے جو ان کے اکابر کا ہے۔

تنبیہ:

بعض شریک و شریکین، اہل حدیث سلفیوں کے خلاف وحید الزمان حیدر آبادی، نواب صدیق حسن خان اور نواب نور الحسن وغیرہم کے حوالے پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی صاحب اعلانیہ لکھتے ہیں کہ:

”کیونکہ نواب صدیق حسن خان، میاں نذیر حسین، نواب وحید الزمان، میر نور الحسن، مولوی محمد حسین اور مولوی ثناء اللہ وغیرہ نے جو کتابیں لکھی ہیں اگرچہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے قرآن و حدیث کے مسائل لکھے ہیں لیکن غیر مقلدین کے تمام فرقوں کے علماء اور عوام بالاتفاق ان کتابوں کو غلط قرار دے کر مسترد کر چکے ہیں بلکہ بر ملا تقریروں میں کہتے ہیں کہ ان کتابوں کو آگ لگا دو“

(مجموعہ رسائل ج ۱ ص ۲۲ تحقیق مسئلہ تقلید ص ۶)

جب تمام اہل حدیث علماء و عوام نے ان کتابوں کو رد کر دیا ہے تو ان کتابوں کے حوالے اہل حدیث کے خلاف پیش کرنا باطل بلکہ ابطال الابطال ہے۔

محمد عبدالحلیم چشتی کی کتاب ”حیات وحید الزمان“ کی ایک عبارت کا یہ خلاصہ ہے کہ اہل حدیث کا

ایک بڑا گروہ مثلاً محدث شمس الحق عظیم آبادی، محمد حسین لاہوری، عبداللہ غازی پوری، فقیر اللہ پنجابی وغیرہم وحید الزمان حیدر آبادی سے ناراض اور بد دل ہو گئے تھے۔ (دیکھئے ص ۱۰۱)

اہل حدیث کے نزدیک قرآن، حدیث اور اجماع حجت ہے اور مسائل کو سلف صالحین کے فہم کی روشنی میں سمجھنا اور ماننا چاہیے۔ اہل حدیث کے خلاف صرف وہی بات پیش کی جاسکتی ہے جو

(۱) کتاب وسنت واجماع اور فہم سلف صالحین کے خلاف نہ ہو

(۲) جس پر تمام اہل حدیث کا اجماع ہو۔ بعض اشخاص کی شاذ آراء نہ ہوں

وما علینا الالبلاغ

حافظ زبیر علی زئی

۲۲ محرم ۱۴۲۵ھ

مصنف کی دیگر تصانیف

اردو تصانیف

- ۱: نور العینین فی اثبات رفع الیدین (مطبوع)
- ۲: القول الصحیح فیما تواتر فی نزول المسیح (مطبوع)
- ۳: تخریج نماز نبوی ﷺ (مطبوع)
- ۴: تسهیل الوصول فی تخریج احادیث صلوٰۃ الرسول ﷺ (مطبوع)
- ۵: نور القمرین: حدیث اور اہل کے ایک باب کا مکمل جواب (مطبوع)
- ۶: الکواکب الدریۃ فی وجوب الفاتحۃ خلف الإمام فی الجہریۃ (مطبوع)
- ۷: جنت کا راستہ (مطبوع)
- ۸: ہدیۃ المسلمین: چالیس حدیثیں (مطبوع)
- ۹: تعداد رکعات قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ (مطبوع)
- ۱۰: نور المصابیح: تراویح (مطبوع)
- ۱۱: تخریج ریاض الصالحین (مطبوع)
- ۱۲: تخریج فتاویٰ اسلامیہ (۲، ۳، ۴ مجلدات) (مطبوع)
- ۱۳: تخریج احادیث: الرسول کا نک تراء (مطبوع)
- ۱۴: البوراق المرسلۃ علی ظلمات البصرۃ (مطبوع)
- ۱۵: ماسٹر امین اوکاڑوی کا تعاقب (مطبوع)
- ۱۶: اکاذیب آل دیوبند (مطبوع)
- ۱۷: القول الثمین فی الجہر بالتائین (مطبوع)

- ۱۸: سوال وجواب ماہنامہ ”شہادت“ اسلام آباد
- ۱۹: نصر المعبود فی الرد علی سلطان محمود (زیر طبع)
- سلطان محمود حضرو کے علاقے کا بریلوی مولوی ہے، اس میں فقہ حنفی کے غلط مسائل کا رد کیا گیا ہے کہ مسائل قرآن و حدیث، اجماع اور خلفاء راشدین کے خلاف ہیں۔
- ۲۰: السنن والمبتدعات: ترجمہ از عربی کتاب عمر عبد المنعم
- ۲۱: تلخیص الأحادیث المتواترة مع الشرح
- ۲۲: عصر حاضر کے چند کذاہین کا تذکرہ
- ۲۳: التامیس فی مسئلہ التدریس
- ۲۴: ترجمہ الأنوار فی شمائل النبی المختار للبغوی (زیر طبع)
- ۲۵: جزء القراءات للبخاری: تحقیق و ترجمہ (زیر طبع)
- ۲۶: ترجمہ جزء رفع الیدین للبخاری رحمہ اللہ (مطبوع)
- نوٹ: ان دونوں کتابوں میں امین اوکاڑوی دیوبندی کے اعتراضات کے بھی جوابات دئے گئے ہیں۔
- ۲۷: ترجمہ شعار اصحاب الحدیث للحاکم
- ۲۸: اثبات التعديل فی توثیق مؤمل بن اسماعیل (زیر طبع)
- ۲۹: نصر الرب فی توثیق سماک بن حرب (زیر طبع)
- ۳۰: الیاقوت والمرجان فی توثیق ابی عمر زاذان (زیر طبع)
- ۳۱: اثبات عذاب القبر، ترجمہ و حواشی (زیر طبع)

نوٹ: ان کے علاوہ الاعتصام، اہل حدیث، الاسلام، محدث اور شہادت وغیرہ رسائل میں بہت سے مضامین چھپ چکے ہیں۔

عربی تصانیف

- ۱: تحقیق و تخریج احادیث مسند الحمیدی (قلمی مجلدان)
ساتویں صدی ہجری کے دو قلمی نسخوں کو بنیاد بنا کر تحقیق تخریج احادیث اور حکم لگایا گیا ہے۔ حبیب الرحمن اعظمی دیوبندی کے نسخہ دیوبندیہ مطبوعہ کی چار سو (۴۰۰) غلطیوں کی نشان دہی دیگر کتب احادیث سے امام حمیدی کی مرویات کی تخریج، فقہی وحدیثی فوائد
- ۲: نیل المقصود فی التعليق علی سنن أبي داود و تخریج الأحادیث (۳ جلدیں) متن کی تصحیح و تحقیق احادیث کی تخریج و تحقیق و حکم بلحاظ صحت و ضعف، لغوی شرح، فقہی فوائد، فرق ضالہ پر رد، مرویات ابی داود عن طریق ابی داود کی تخریج
- ۳: تسهيل الحاجة في تخریج أحادیث سنن ابن ماجه (۱ جلد)
- ۴: عمدة المساعي تخریج المجتبى للنسائي الصغرى (۳ جلدیں)
الکبری کے ساتھ مقارنہ
- ۵: تخریج سنن الترمذی
فی الباب کی روایات کو بھی تخریج کیا گیا ہے، تخریج شامل ترمذی، تخریج کتاب العلل
- ۶: تخریج النهاية في الفتن والملاحم ، مطول (مجلد)
- ۷: تخریج کتاب الجهاد لابن تیمیہ (مجلد)
- ۸: العقد التمام فی تخریج سیرت ابن هشام (مجلد)
- ۹: تحفة العلماء فی تخریج کتاب الضعفاء للبخاری (مجلد)
بہترین قلمی نسخہ سے تحقیق و تخریج اور راویوں پر حکم بلحاظ جرح و تعدیل مطبوعہ نسخہ کے ساتھ مقارنہ۔ اقوال بخاری کی تخریج، قلمی نسخہ میں ایسے بہت سے راوی ہیں جو کہ مطبوعہ میں موجود نہیں۔

- ١٠: تخريج أحاديث منهاج المسلم للجزائري (مجلد)
- ١١: السراج المنبر في تخريج الاحاديث والآثار تفسير ابن كثير (٣ جلدیں نامکمل)
- ١٢: الأسانيد الصحيحة في أخبار الإمام أبي حنيفة
پسند فرمودہ استاد محترم مولانا ابو محمد بدیع الدین الراشدی السندی رحمہ اللہ
- ١٣: تحقيق و تخريج أحاديث : اثبات عذاب القبر للبيهقي (از مخطوطہ، مجلد)
مقدمہ از قلم استاد محترم مولانا ابوالقاسم محب اللہ شاہ الراشدی السندی رحمہ اللہ
- ١٤: تلخيص كامل ابن عدي (مجلد)
- ١٥: كلام الدارقطني في أسماء الرجال في سننه (مجلد)
- ١٦: تحقيق و تخريج جزء علي بن محمد الحميري (جزء مطبوع)
- ١٧: تخريج و تحقيق موطا إمام مالك
- ١٨: تخريج و تحقيق بلوغ المرام
- ١٩: أضواء المصابيح تخريج و تحقيق مشكوة المصابيح
- ٢٠: صحاح سته كامل في مجلد تصحيح نسخه سنن أبي داود و سنن ابن ماجه (مطبوع)
- ٢١: في ظلال السنة ، سلسلة في سياحة الأمة إسلام آباد
- ٢٢: أنوار الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من السنن الأربعة مع الأدلة
- ٢٣: أنوار السبيل في ميزان الجرح والتعديل
- ٢٤: تخريج الأنوار في شمائل النبي المختار
- ٢٥: تحقيق مسائل محمد بن عثمان بن أبي شيبة (از مخطوطہ)
- ٢٦: أنوار السنن في تحقيق آثار السنن

اس تحقیق میں نبوی کی آثار السنن کی مستدل روایات کا ضعف اسماء الرجال اور اصول حدیث سے ثابت کیا گیا ہے اور ان کے مقابلے میں صحیح روایات پیش کی گئی ہیں۔ آثار السنن کے جواب میں یہ کتاب جامع و از حد مفید ہے۔

- ۲۷: تخریج الأربعین لشیخ الإسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
- ۲۸: تخریج شعار أصحاب الحديث لأبي أحمد الحاكم رحمہ اللہ
- ۲۹: تحقیق جزء رفع الیدین للبخاری (از مخطوطہ)
- ۳۰: التقبیل والمعانقة ، لابن الأعرابي (تحقیق و تخریج)

فہارس

۲۹	فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
۲۳	لا تقف ما ليس لك به علم
۷	وآتوا الزکاة
۷	وارکعوا مع الراکعين
۷	واقیموا الصلوة
۲۷	والله من ورائهم محیط

احادیث و آثار

۱۲	اخرج بنا فإن هذه بدعة
۱۰	إذا تیقنت أنه جهمي
۲۶	إن الرسالة والنبوة قد انقطعت
۱۲	إنك آذيت الله ورسوله
۱۰	إنهم لخبثاء
۸	الجهمية كفار، لا یصلی خلفهم
۷	فأجب
۷	فأخبرهم أن الله قد فرض
۱۳	فأخبرهم إني بريء منهم
۳۰	فمن فعل هذا كان جاهلاً
۲۷	قال في جماعة التبليغ
۹	قلت : من خافه أن یصلی
۹	لا یصلی خلفهم
۱۲	لا یصلی لكم
۱۰	ما أبالي صليت خلف الجهمي
۱۳، ۶	المرء مع أحب

۵	من عمل عملاً ليس عليه أمرنا
۱۱	من وقرصاحب بدعة فقد أعان
۱۱	و أصحاب الحديث لا يرون الصلوة
۱۸	وكان ينكر الصفات
۱۹	والملتزمة جعلوا الباري سبحانه وتعالى في كل مكان
۱۱	وهو مقبول الرواية
۷	هل شمع النداء بالصلوة

اسماء الرجال

۳۰، ۱۵	ابن تيمية
۱۹	ابن جوزی
۸	ابن حبان
۸	ابن کثیر
۳۰، ۱۸	ابوخنیفه
۲۵	ابوبکر غازی پوری
۲۲	ابوهریره
۳۰، ۹	احمد بن حنبل
۱۴	احمد حسن
۲۴	احمد بن سنان الواسطی
۲۷	احمد بن تکی الجمی
۱۱	اسماعیل بن محمد بن الفضل
۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۷، ۱۴	اشرف علی تھانوی
۳۱	اللہ دتہ ابوالرجال سوہدروی (حاجی اللہ دتہ)
۱۵، ۱۴، ۱۳	امداد اللہ مکی (حاجی امداد اللہ)
۳۰، ۲۵، ۲۱، ۲۰	امین اوکاڑوی
۲۳	انور شاہ کشمیری

۱۲،۱۰	بخاری
۳۱	بدیع الدین شاہ الراشدی
۲۸	تقی عثمانی (محمد تقی)
۲۷	تقی الدین اہلحالی (محمد تقی الدین)
۳۱،۲۶	التو بیجری (حمود بن عبداللہ)
۳۲	ثناء اللہ امرتسری
۱۸	جہم بن صفوان
۲۴	چن محمد (دیوبندی) قاری
۲۲،۲۱	حسین احمد ٹانڈوی (مدنی)
۲۵	حبیب اللہ ڈیروی
۱۸	خلیل احمد سہارنپوری
۷	ذولفقار بن ابراہیم الاثری
۱۸،۱۱	ذہبی (حافظ)
۲۶	رائد بن صبری
۲۷	ربیع بن ہادی المدخلی
۱۵،۱۴	رشید احمد گنگوہی
۲۸،۲۲	رشید احمد لدھیانوی
۲۲	زابد الحسنی
۶	زبیر علی زئی
۲۲،۲۰،۱۷	زکریا کاندھلوی
۱۰،۸	زہیر بن نعیم البابی
۸	سلام بن ابی مطیع
۲۷	سلیم بن عید اہلحالی
۲۷	سیف الرحمن الدھلوی
۳۰	الشافعی
۲۲	شعبہ

۳۳	شمس الحق عظیم آبادی
۹	صالح بن احمد بن حنبل
۲۷	صالح بن فوزان الفوزان
۳۲	صدیق حسن خان (نواب)
۱۱	الصفدی
۱۵	ضامن علی جلال آبادی
۲۵، ۱۲	طیب دیوبندی (قاری)
۱۹	عاشق الہی دیوبندی
۲۱	عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ
۱۱	عباس بن یوسف الشکلی
۱۹	عبدالحق حقانی
۲۴	عبدالحق
۲۴	عبد الرحمن (قاری)
۸	عبدالرزاق بن ہمام
۲۴	عبدالسلام
۲۷، ۲۰	عبدالعزیز بن باز
۹، ۸	عبداللہ بن احمد بن حنبل
۱۳، ۱۲	عبداللہ بن عمر
۳۱	عبداللہ بہاولپوری
۶	عبداللہ دامانوی ابوجابر
۳۳	عبداللہ غازی پوری
۳۱	عبداللہ ناصر رحمانی
۱۹	عزیز الرحمن
۲۶	عیسیٰ بن مریم
۲۴	فضل واحد
۳۳	فقیر اللہ پنجابی

۲۵، ۱۴	قاری طیب (دیوبندی)
۱۱	قاسم بن سلام ابو عبید
۸	لا لکائی
۳۰	مالک
۱۲	مجاہد بن جبر
۲۷	محمد بن ابراہیم آل الشیخ
۲۶	محمد اسلم
۲۱	محمد اسماعیل جھنگوی (ابو بلال)
۱۹	محمد الیاس
۲۸	محمد تقی عثمانی
۲۷	محمد تقی الدین اہلہالی
۱۹	محمد حسن گنگوہی
۱۱	محمد بن الحسین الآجری
۱۷	محمد بن عبد اللہ
۲۲	محمد بن عبد الوہاب
۳۳، ۳۲	محمد حسین لاہوری
۱۶	محمد حنیف خان دیوبندی
۳۲	محمد عبد الرحیم چشتی
۲۵، ۱۹، ۱۴	محمد قاسم نانوتوی
۲۰	محمد نعیم ملتانی
۱۴	محمد یعقوب
۱۷	محمد یوسف لدھیانوی
۳۰، ۲۸، ۲۳	محمود الحسن دیوبندی
۲۵	مسعود احمد بنی الیس سی
۲۵	مسعود الدین عثمانی
۲۳	مقبل بن ہادی الوداعی الیمنی

۲۷	ناصر الدین البانی
۳۲	نذیر حسین الدہلوی
۳۲	نور الحسن
۱۵	نور محمد ججھانوی
۳۳، ۳۲	وحید الزمان حیدر آبادی
۹	وکیع بن الجراح

کتابیات

۱۵	ابطال وحدت الوجود
۲۸	احسن الفتاوی
۸	اختصار علوم الحدیث
۱۷	اختلاف امت اور صراط مستقیم
۲۳	ادلہ کاملہ
۲۲	ارشاد القاری
۲۴	اسلام، روزنامہ راولپنڈی
۲۲	الافاضات الیومیہ
۳۱، ۶	اکاذیب آل دیوبند
۲۴، ۲۰، ۱۴	امداد الفتاوی
۱۶	امداد المشتاق
۳۱، ۲۸	ایضاح الادلہ
۱۲	تاریخ الاسلام للذہبی
۱۷	تبلیغی نصاب
۲۰	تجلیات صفدر
۲۵	تخذیر الناس
۲۱	تحفۃ اہل حدیث

۲۳	تحفۃ المحیب
۳۲	تحقیق مسئلہ تقلید
۲۰	تذکرۃ الخلیل
۱۵	تذکرۃ الرشید
۱۹	تذکرہ مشائخ دیوبند
۲۲	تقریر بخاری
۲۱، ۱۸	تقریر ترمذی للتھانوی
۲۸	تقلید کی شرعی حیثیت
۱۹	تلخیص ابلیس
۲۷	التکلیل بمافی تانیب الکوثری من الاباطیل
۲۱	توضیح الترمذی
۸	الثقات لابن حبان
۲۶	جماعۃ التبلیغ وعقیدتها
۲۷	الجماعات الاسلامیہ
۲۲	چراغ محمد
۱۱	الحجۃ فی بیان الحجۃ
۱۴	حسن اللغات
۱۹	حقانی عقائد الاسلام
۳۳، ۳۲	حیات وحید الزمان
۲۶، ۱۴	خطبات حکیم الاسلام
۱۰	خلق افعال العباد
۲۰	الخیر، ملتان
۲۳	درس ترمذی
۲۶	السراج الممنیر فی تنبیہ جماعۃ التبلیغ
۱۸	سیر اعلام النبلاء
۲۱، ۱۲	سنن ابی داود

۲۶،۲۱،۱۳	سنن الترمذی
۱۱،۱۰،۹،۸	السنة لعبد اللہ بن احمد
۸	شرح السنة للکلائی
۱۱	الشريعة للآجری
۱۶،۱۴	شما تم امدادیہ
۲۲	الشهاب الثاقب
۷،۶	صحیح بخاری
۲۹،۲۱،۱۳،۷،۵	صحیح مسلم
۱۴	ضیاء القلوب
۳۱	الطوام المرعشه فی تحریفات اهل الراى المدهشه
۲۳	العرف الشذی
۲۴	عقیده السف للصابونی
۱۶	علمی اردو لغت
۲۰	علمی مجالس
۲۳	غارة الاشرطة
۲۰	غیر مقلدین کی غیر مستند نماز
۸	فتح الباری
۱۷	فتویٰ
۱۷	فضائل درود
۱۵	فضائل صدقات
۱۸	الفقه الاکبر مع شرح القاری
۲۳	فیض الباری
۲۲	القاموس الوحید
۲۹،۷	قرآن مجید
۲۲،۳۱،۲۷،۲۶	القول البلیغ
۲۶	القول الصحیح فیما تواتر فی نزول المسیح


۱۱،۱۰،۹،۸	کتاب السنہ لعبد اللہ بن احمد
۱۱	کتاب الشریعہ للآجری
۲۷	کتاب المجز و حین لابن حبان
۲۰	کتب فضائل پر اشکالات اور ان کے جوابات
۲۶	کشف الاستار فی زوائد البزار
۲۷	کشف الاستار عما تحمله بعض الدعوات من الاخطار
۱۶،۱۵،۱۴	کلیات امدادیہ
۲۰	ماہنامہ الخیر ملتان
۳۰	مجموع فتاویٰ
۳۲،۲۰	مجموعہ رسائل
۹،۸	مسائل احمد
۹	مسائل صالح
۲۳	معارف السنن
۴۴،۴۳،۲۶	معجم البدع
۲۴	معرفۃ علوم الحدیث للحاکم
۲۵	مقدمہ ابن الصلاح
۱۵	مکاتیب رشیدیہ
۱۹	ملفوظات فقیہ الامت
۱۲	الموارد (موارد النظم)
۲۷	المورد العذب الزلال
۱۸	المہند
۸	میزان الاعتدال
۲۷	نظرة عابرة
۲۵	نظم المساجد
۱۷	نشر الطیب
۸	ہدی الساری
۱۲	الوفائی بالوفیات

مصنف کی چند اہم دیگر کتب




جزال قرأت خلف الإمام

- روایات کی مکمل تحقیق و تخریج مع ضروری حواشی
- روایان نسخہ کا مکمل تعارف
- ماسٹر امین اکارونی کے اہم اضافات کا مکمل جواب
- مکتبہ نظامیہ کا بہت ہی قیمتی نسخہ
- کتاب کے آخر میں اطراف الحدیث اور روایان حدیث کی فہرست




مسئلہ رفیع الیدین پر منفرد اور تحقیقی کتاب

- معائنہ رفیع الیدین کی پیش کردہ روایات کا محدثین کے اصول کی روشنی میں رد
- حدیث اور اہل حدیث میں پیش کردہ شبہات کا ازالہ



جزال قرأت خلف الإمام

- حواشی تحقیق اور تخریج مع ضروری حواشی
- میراں حدیث کے اضافات کے مسکت جوابات
- محدثوں پر کتاب حدیث سے عربی نسخہ کی حج



القول المتین فی الجہر بالتامین

تمن الجہر بالتامین

امانت لہ والذی یقرب الیہ

غیر اہل حدیث کی "حدیث اور اہل حدیث" نامی کتاب کے "افخاء التامین" کا غیر اہل حدیث کی ہی کتاب سے مکمل جواب